روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 12 نومبر 2003ء 16 رمضان 1424 ہجری - 12 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 259

بہترین مہینہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ خدا کا رسول قسم کھا کر کہتا ہے کہ مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

(مسند احمد - حدیث 8515)

رمضان نے نیکی کے کاموں پر چلنے کے لئے وہ سوٹا مہیا کر دیا جس کی ٹیک لگا کر آپ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اسے چھوڑ نہ دیں، زندگی میں نمایاں پاک تبدیلی پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

رمضان مبارک نے آپ کو عبادت کے گر سکھا دیئے ہیں۔ اگر آپ نے خود نہیں سیکھے تو سیکھنے والوں کو دیکھا ضرور ہے۔ کوئی (۔) گھر شاذ ہی ایسا ہو جہاں کوئی بھی عبادت نہ کی جا رہی ہو رمضان میں، جہاں کوئی بھی روزہ رکھنے والا نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ بعید نہیں کہ اس جمعۃ الوداع میں بھی حاضر نہ ہوئے ہوں اس لئے ان تک نہ تو میری آواز پہنچے گی نہ وہ میرے مخاطب ہیں۔ میں ان سے بات کر رہا ہوں جن کے سینے میں کچھ ایمان کی رمق ضرور ہے اور خدا تعالیٰ نے ایمان کی اس رمق کو ہمیشہ پیار کی نظر سے دیکھا ہے ایک چنگاری تو روشن ہے ایک امید تو ہے پس میں ان سے مخاطب ہوں جن کے سینہ میں یہ امید کی چنگاری روشن ہے۔ ابھی تک اگر راکھ تلے دب بھی گئی ہے تو اندر یہ کوئلہ ابھی جل رہا ہے اور زندہ ہے۔

پس اس پہلو سے آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ رمضان کی یہ برکتیں جو دن کو عبادت کرتے تھے راتوں کو نہیں اٹھا کرتے تھے ان برکتوں نے انہیں راتوں کو اٹھنا بھی سکھا دیا۔ انہیں خدا کے حضور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق بخشی جو عام دنوں میں نصیب نہیں تھی۔ رمضان نے گناہوں سے بچنے کی ایک بہت بڑی توفیق عطا فرمائی جو وقت کے لحاظ سے مشروط ہی سہی مگر توفیق ضرور ملی وہ لوگ جو اپنی بدعادتوں کو چھوڑنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتے یا چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے ایک محدود وقت کے لئے جو سحری سے لے کر افطار تک چلتا ہے مجبور ہوتے ہیں ان باتوں سے رکے رہتے ہیں تو رمضان نے سہارا دیا ہے، رمضان نے آپ کو نیکی کے کاموں پہ چلنے کے لئے وہ سوٹا مہیا کر دیا جس کی ٹیک لگا کر آپ رفتہ رفتہ آگے بڑھ سکتے ہیں، اسے چھوڑ نہ دیں بالکل لولہوں لنگڑوں کی طرح پھر وہیں نہ بیٹھ رہیں جہاں بیٹھے ہوئے اپنی عمر ضائع کی۔

اس لئے آج پروگرام بنائیں اور فیصلہ کریں۔ اس پانی کو اکٹھا کرنا ہے اس سے فیض حاصل کرنا ہے اس لئے میں معیّن طور پر آج نئے آنے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ وہ نماز کے متعلق ایک فیصلہ کریں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ بغیر نماز کے انسان مردہ ہے اس میں کوئی بھی جان نہیں۔ یہ وہم ہے کہ ایک نماز یا ایک جمعہ کی نماز یا ایک رات کا قیام ان کے تمام عمر کے خلاء کو پر کر سکتا ہے۔ آئندہ آنے والے خلاء پر کیا کرتا ہے پچھلے نہیں کیا کرتا، پچھلوں سے بخشش ہوتی ہے لیکن جو زندگی کی روح اترتی ہے وہ آئندہ آنے والے دنوں پہ اترا کرتی ہے۔ پس اگر آئندہ نہیں اتری تو پچھلی بخشش بھی نہیں ہوگی۔ یہ وہم ہے صرف اگر بخشش ہے تو لازماً رمضان کے بعد زندگی میں ایک نمایاں پاک تبدیلی ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بخشش کا تصور ہی محض ایک بچگانہ تصور یا ایک احمق کی خواب ہے۔

پس اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنائیں نمازیں پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ کو نماز آتی نہیں تو اپنے کسی بھائی، ساتھی سے پتہ کریں۔

(روزنامہ الفضل 22/ دسمبر 99ء)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

کمیٹی کفالت یتامیٰ کے تحت بے سہارا یتیم بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیتی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ اور سال میں ایک یا دو مرتبہ مربیان سلسلہ ان بچوں کے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ حال احوال پوچھتے ہیں، نماز، تلاوت قرآن کریم، جماعت کے ساتھ رابطہ اور اجلاسات میں شرکت وغیرہ کے بارہ میں جائزہ لیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی کوئی کمزوری یا کمی محسوس کی جاتی ہے۔ توجہ دلائی جاتی ہے اس کام کو اللہ تعالیٰ کار خیر قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

''یہ لوگ تجھ سے یتامیٰ کے بارہ میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے''

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں'' (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

آج دنیا میں واحد جماعت ''جماعت احمدیہ'' ہے جو باقاعدہ ایک نظام کے تحت یتامیٰ کی خبر گیری کر رہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں 450 گھرانوں کے 1500 سے زائد یتیم بچے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ کی زیر نگرانی پرورش پا رہے ہیں احباب و خواتین کی ایک کثیر تعداد اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہی ہے۔ یہ صاحب ثروت احباب کے لئے حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کے نام چیک، ڈرافٹ یا منی آرڈر بھجوا کر بغیر وعدہ کے بھی اس تحریک میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔

یتیموں کی خدمت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں کہ

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں (اکٹھے) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حدیث کا مصداق بنائے اور کفالت یتامیٰ کے فرض کو ادا کرنے کی توفیق دے۔

شہید استقامت کی قوت پاتا ہے

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

عام لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا یا دریا میں ڈوب گیا یا وباء میں مر گیا وغیرہ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفاء کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے۔ اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور اس کی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب، جو اس کو پیس ڈالے، اس کو پہنچتی ہے۔ وہ اس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی۔

پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادت شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔ اور جیسے شہد فیہ شفاء للناس (النحل :70) کا مصداق ہے۔ یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔

اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہوا یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان بھی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 276)

ڈاکٹر نصرت مجوکہ صاحبہ

بیگم زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال کے پہلے چھ ماہ

آؤٹ ڈور کے مریضوں میں ڈیڑھ گنا اضافہ ہوا ہے

حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں ربوہ کی تعمیر۔ پھر اس میں ایک ہسپتال کا قیام۔ کیا کوئی کچے کمرے دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ ایک دن یہ ہسپتال بین الاقوامی معیار پر کام کرنے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج ہسپتال اس شاہراہ پر کھڑا ہے جبکہ شعبہ وار وسعت شروع ہو گئی ہے اور بیگم زبیدہ بانی ونگ کا قیام اس وسعت کی پہلی کڑی ہے۔ کسی کے وہم و گمان میں نہ تھا نہ ہی شعبے کی اپنی کوئی منصوبہ بندی تھی نہ ہی اس ضمن میں کبھی کوئی تبصرہ ہوا مگر مشیت الٰہی کیا تھی کہ خانہ کعبہ میں بنی نوع انسان کے لئے کوئی نفع رساں کام کرنے کے لئے بیگم زبیدہ بانی کی دعائیں۔ ان کے فرزند مکرم شریف بانی صاحب کا ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اس عمارت کی پیشکش۔ پھر خلیفۃ المسیح کا از راہ شفقت عمارت کو شعبہ گائنی کے سپرد کرنا۔ یہ سب باتیں ہمارے وہم و گمان سے بالاتر تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1988ء میں اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ شعبہ گائنی کا آپریشن تھیٹر بھی ہونا چاہئے۔ اور انہوں نے ایک ”ماڈل ہسپتال“ کا تصور بھی پیش کیا تھا۔ بیگم زبیدہ بانی ونگ کا افتتاح 20 رفروری 2003ء کو ہوا اور 17 رفروری کے خط میں حضور نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ انسانیت کی مقبول خدمت کی توفیق دے اور سچی لگن اور تڑپ اور محبت کے ساتھ بے لوث خدمت دین کی بھی توفیق دے اور یہ عمارت جس عظیم الشان مقصد کے لئے تعمیر ہوئی ہے ان مقاصد کی کما حقہ تکمیل میں آپ سب کو توفیق نصیب ہو۔ آمین

یہ خط اس عمارت کی مقصدیت کا آئینہ دار تھا۔ عمارت کی تعمیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے پروفیشنل لحاظ سے۔ تعمیر کے لحاظ سے اور تزئین کے لحاظ سے۔ ایسے لوگ جمع کر دیئے جنہوں نے مل کر حال کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقبل کی بھی پلاننگ کی۔ عمارت کو ہسپتال کے جدید تعمیری نظریے یعنی Corridors کے Concept سے بنایا گیا ہے اور اس کی بناوٹ Structural Framework پر ہے اس میں 350 فٹ سے زائد کے Ramps ہیں جن پر حاملہ خواتین با آسانی چڑھ اور اتر سکتی ہیں۔ لفٹ سسٹم بھی ہے جس سے آپریشن کے مریضوں کو سہولت سے شفٹ کیا جا سکتا ہے۔ شعبہ بیرونی مریضاں میں انتظار گاہیں آرام دہ اور کشادہ ہیں۔ صبح کے وقت یہاں 150 سے 200 خواتین تشریف رکھتی ہیں۔ ان خواتین کے ساتھ بچے بھی ہوتے جو Playarea میں خوشی سے اپنا وقت گزارتے ہیں اور ماؤں کو زیادہ پریشان نہیں کرتے۔

ھیپاٹائٹس کے مریضوں کا الگ انتظام ہے۔ آپریشن کے بعد مریضوں کے لئے خصوصی نگہداشت کے وارڈ ہیں۔ سنٹرل آکسیجن اور Suction کی سہولت بھی موجود ہے۔ وارڈز یسی پرائیویٹ کی طرز پر بنے ہیں اور ہر Bay کا اپنا غسلخانہ ہے۔ لواحقین کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان کے لئے غسلخانے۔ نماز پڑھنے کی جگہ اور بالکنی میں بستر وغیرہ رکھنے کے انتظامات بھی ہیں۔

اس عمارت کی خوبی یہ ہے کہ اس کو اس طرز پر تعمیر کیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ توانائی بچائی جا سکے۔ اسی لئے اس کا بجلی کا بل ہسپتال کے بقیہ حصوں سے نسبتاً کہیں کم ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ایک Incinerator لگایا گیا ہے جہاں ہسپتال کے کوڑا کرکٹ کو جلا کر ختم کر دیا جاتا ہے۔ ان سہولیات میں بہت سی ایسی ہیں جو صرف پاکستان کے چوٹی کے ہسپتالوں میں میسر ہیں۔

عمارت کی تعمیر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ٹیکنالوجی کی توسیع کی راہیں بھی کھول دیں۔ Color Doplor اور Ultrasonic Bone Densitometer کا اضافہ ہوا۔ نوزائیدہ بچوں کے لئے ایک منظم Special Care baby unit کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں Incubator ABG, اور Respirator کی سہولت موجود ہے۔

آیئے سرسری نظر سے ایک جائزہ لیں کہ جدید خطوط پر مبنی اور جدید آلات سے مزین یہ عمارت بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کتنی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ عمارتیں بنانا تو جماعت احمدیہ کا ہرگز مسلک نہیں بلکہ اس کے پیچھے وہ زبردست مقصدیت کارفرما ہوتی ہے جس کا تعین خلفاء کرتے ہیں۔ بیگم زبیدہ بانی ونگ کے پہلے چھ ماہ کی کارکردگی پر طائرانہ نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں۔

☆ کام شروع ہوتے ہی یہ اندازہ ہو گیا اور کڑی سے کڑی ملتی چلی گئی۔ کہ واقعی شعبے کا کام اس اسٹیج پر پہنچ چکا تھا جبکہ وسعت اور ایک چھت کے نیچے مریضوں کی سہولت کو یکجا کرنے کی ضرورت تھی۔

☆ اللہ کے فضل سے آؤٹ ڈور کی مجموعی حاضری میں تقریباً ڈیڑھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ اور اسی نسبت سے الٹرا ساؤنڈ اور دیگر پروسیجرز جن میں بے اولادی کے

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء ⑤

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

انسانی نظریہ ارتقاء پر روشنی

مورخہ 22 مارچ 1994ء کی مجلس عرفان میں انسانی نظریہ ارتقاء کے بارہ میں سوال پر جواب ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

قرآن کریم سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ زندگی کو طبقہ بہ طبقہ درجہ بدرجہ پیدا فرمایا گیا اور مسلسل زندگی کو آگے بڑھایا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اگر اپنی پیدائش کو سمجھنا چاہتے ہو تو دیکھو کہ نفس واحدہ کیسے پیدا ہوتا ہے ماں کے پیٹ میں ہم نے تمہیں کیسی کیسی شکلیں دی ہیں اور جو سائنسدان زندگی کے علم سے تعلق رکھتے ہیں خصوصاً ارتقاء سے وہ سب جانتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کم و بیش ان تمام مراحل میں سے گزرتا ہے جن مراحل سے زندگی گزری ہے اور ان گنت سال پہلے جب زندگی کا آغاز ہوا تھا تو ماں کے پیٹ میں جنین پہلی شکل اختیار کرتا ہے تو پہلی ادنیٰ حالت کی زندگی سے مشابہ دکھائی دیتا ہے پھر وہ تیزی کے ساتھ زندگی کے دوسرے مراحل طے کرتا ہے یہاں تک کہ ایک موقع پہ آ کر اس کی دم بھی نکل آتی ہے اور اس وقت اگر دیکھیں آپ کو یوں لگے گا کہ جیسے بندر ہو اور پھر تیزی سے وہ کئی ارب سال کا زمانہ نو مہینے میں تصویری زبان میں مکمل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اچانک انسان اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ سمیعًا بصیرًا۔ وہ دیکھنے والا بھی ہو جاتا ہے اور سمجھنے والا بھی اور سننے والا بھی۔ تو یہ ایک ہی آیت نہیں قرآن کریم میں تو بکثرت آیات ایسی ہیں جو زندگی کے طبقہ بہ طبقہ پیدا ہونے اور پھر زندگی کے اپنے اصل کی نچلے درجوں کی طرف لوٹ جانے کا بھی ذکر فرماتی ہیں یعنی صرف ارتقاء آگے کی جانب نہیں بعض صورتوں میں یہ معکوس ارتقا بھی ہوا۔ ہے یعنی بعض زندگی کی حالتیں ادنیٰ کی طرف بھی لوٹیں ۔

ارتقاء کے مختلف ادوار

چنانچہ قرآن کریم میں سورۃ التین میں جو التین کا ذکر ہے یہ حضرت نوحؑ کے سیلاب کی طرف اشارہ ہے اور زیتون کا جو ذکر ہے وہ حضرت مسیحؑ کی طرف اشارہ ہے اور ھذا البلد الامین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکن اور وطن کی طرف اشارہ ہے اور یہ بھی ارتقائی اشارے ہیں کہ دیکھو مذہب کو بھی تو ہم نے ارتقائی حالتوں سے گزارا ہے ایک التین کا دور تھا پھر زیتون کا دور آیا اور بہت فرق پڑ چکا تھا مذہبی تعلیمات بڑی مکمل اور جامع ہوتی جا رہی تھیں یہاں تک کہ بلد امین کے زمانے میں آ کر وہ تعلیم اپنے درجہ کمال کو پہنچ گئی اور یہ مذہبی ارتقا کی تصویر کھینچی ہے اس کے بعد فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان ......

لقد کا مضمون بتاتا ہے کہ اس سے پہلے ان روحانی مدارج میں ترقی دینے سے پہلے ہم انسان کو اس کے تدریجی دور سے گزار کر اس قابل بنا چکے تھے کہ وہ روحانی مضامین کو سمجھ سکے اور خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق پیدا ہو سکے تو تقویم کہتے ہیں درجہ بدرجہ کسی چیز کو بہتر کرتے چلے جانا یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے تقویم کرنے سے مراد ہے کہ کوئی چیز سیدھی نہ ہو اس میں بل ہوں کمزوریاں ہوں اس کو آپ ٹھیک کرتے جائیں یہاں تک کہ آخری شکل میں وہ مکمل صورت میں صاف ستھری اور ایک کجی سے پاک وجود بن کر ابھرے۔

چنانچہ فرمایا ہم نے انسان کو تقویم میں پیدا کیا ہے اس کی وہ حالت نہیں تھی رفتہ رفتہ مختلف مراحل سے گزار کر مختلف مدارج سے گزار کر اور ہم نے انسان کو ترقی دے کر وہاں پہنچایا جہاں وہ اس قابل ہوا تھا کہ وہ مذہب کو سمجھ سکے۔ (۔) پھر ہم نے اس کو ادنیٰ ترین درجوں کی طرف لوٹا دیا یہاں دونوں معانی ممکن ہیں پائے جاتے ہوں روحانی لحاظ سے تو یقیناً پائے جاتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس قابل ہوئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھ سکیں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام جو نبیوں کے ذریعے ان کو بھیجا گیا جب وہ اس کو رد کرتے ہیں تو وہ جو پہلے اشرف المخلوقات تھے وہ ارذل المخلوقات بن جاتے ہیں اسفل سافلین ہو جاتے ہیں اور ادنیٰ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں لیکن اگر اس کو جسمانی لحاظ سے اطلاق کر کے دیکھیں تو یہ تحقیق طلب بات ہے مگر اس امکان کو کلیتاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ زندگی میں بھی بعض حالتیں تنزل کی طرف لوٹیں اور ترقی کرتے کرتے کسی ایسے مقام پر پھسلیں کہ پھر وہ تنزل کا شکار ہو جائیں اس سلسلے میں سائنسدانوں نے ابھی ایسی تحقیق نہیں کہ قطعی طور پر یہ کہا جا سکے مگر دوسرا مضمون تو بہر حال صادق آتا ہے اور سچا ہے اور بالکل واضح ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ یہ جو ارتقا ہے یہ ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ جاری ہے کیونکہ وہ انسان جو ارذل حالتوں کی طرف نہیں لوٹے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے (۔) اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے جزا کا ایک غیر منقطع سلسلہ جاری ہے وہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں گے اور بجائے اس کے کہ وہ تنزل کی طرف مڑیں ان کا قدم ہمیشہ بلند مراحل کی طرف ہوگا بلند تر درجات کی طرف ہوگا۔

پس خدا تعالیٰ نے اس چھوٹی سی سورۃ میں زندگی کے مختلف مراحل اور اس کی تدریجی ترقی کا ذکر فرما دیا مذاہب کے مختلف مراحل اور ان کی ترقی کا ذکر فرما دیا یہ بتا دیا کہ تم ایک مقام پر نہیں ٹھہر سکتے اگر انکار کرو گے تو پھر اسی کی طرف لوٹو گے اور اگر پیغام کو سمجھو اور پھر صداقت سے اس پر عمل کرو تو پھر تمہاری ترقیات کی منازل لامحدود ولامتناہی ہیں قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا یہ ایک سورۃ چھوٹی سی میں نے مثال کے طور پر پیش کی میری کتاب Revelation میں ایک باب میں میں نے بحث اٹھائی ہے اگرچہ مختصر ہے لیکن متعدد آیات جو آغاز سے لے کر انسان کی پیدائش کی تکمیل تک کے مراحل تک گفتگو کرتی ہیں ان سب کا اس میں ذکر موجود ہے۔

(روزنامہ الفضل 18/اکتوبر 2002ء)

پامسٹری کے سائنٹفک طریقوں سے حالات سے آگاہی

مورخہ 6/مئی 1994ء کی مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال ہوا کہ کیا پامسٹری میں بعض سائنٹفک طریقوں سے حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں؟ حضور نے جواب میں فرمایا کہ ہر انسان جو کام کرتا ہے اس کے چہرے پر اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے۔ اور قیافہ شناس انسان بڑی آسانی سے کسی انسان کے سچ جھوٹ کو پہچان لیتے ہیں۔ اس کے مزاج کو سمجھ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی عادتوں کا اندازہ کرنا بھی مشکل نہیں ہوتا۔ اس لئے ہاتھوں سے بعض دفعہ پیشے کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی روزمرہ کی زندگی کا علم ہو سکتا ہے۔ آرٹسٹ کے اگر مزاج میں نفاست اور لطافت پائی جاتی ہے تو اس کے ہاتھوں میں بھی مخروطی انگلیاں اور لمبی انگلیاں اور ان میں نزاکت دکھائی دے گی۔ الاماشاء اللّٰہ۔ عام طور پر آرٹسٹ کی انگلیاں نازک اور ہاتھ اس کے خصوصیت کے ساتھ ایک خاص ادا لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو ایک ذہین آدمی پہچان لیتا ہے۔ وہ کہے گا میرے خیال میں تم آرٹسٹ ہو تو وہ کہے گا دیکھو جی یہ بات سچی نکلی۔ پھر وہ کہے گا کہ تمہارے چہرے سے پتہ چلتا ہے کہ تم اس مزاج کے ہو۔ یہ باتیں عالم الغیب ہونے سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بعض آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ تو اسی طرح سے عالم الغیب بنتا ہے۔ جس طرح ایک شخص سخت سردی میں ٹھنڈے پانی کے تالاب میں بلی کو نہلا رہا تھا۔ ایک مسافر پاس سے گزرا۔ اس نے کہا بابا تم کیا کر رہے ہو۔ اس غریب کو مار دو گے اس نے کہا جاؤ تم بڑے ولی بنتے پھرتے ہو۔ جاؤ جاؤ بھاگو۔ وہ چل پڑا بے چارہ۔ کچھ دیر کے بعد وہ آیا تو ایک طرف بلی مری پڑی تھی اس نے کہا کیوں جی میں نہ کہتا تھا کہ جاؤ جاؤ تم ولی بنتے پھرتے ہو۔ یہ نہلانے سے نہیں مری یہ نچوڑنے سے مری ہے۔ یہ نہا چکی تھی اس لئے نچوڑا تھا۔ یہ نچوڑنے سے مری ہے۔ تو آپ اس کا نام نچوڑنا رکھ دیں۔ نہلانا رکھ دیں۔ یہ ظاہری شہادات ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں یہ معلومات ہو جاتی ہیں۔ ان کا علم غیب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ولایت سے کوئی تعلق ہے۔

(روزنامہ الفضل 5/اکتوبر 2002ء)

جدید سفری سہولیات اور روزہ کا مسئلہ

16/مارچ 1994ء کی مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال کیا گیا کہ کتنے میل کا سفر ہو تو روزہ رکھا جا سکتا ہے اور کتنے میل کا سفر ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔ اس کے بارہ میں جواب ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سفر اختیار فرمائے ہیں ان کے متعلق قطعی طور پر ہمیں میلوں کا حساب نہیں ملتا۔ لیکن لفظ سفر قرآن کریم نے رکھا ہے اس کی فاصلے میں تعیین نہیں کی اس میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ حکمت یہ ہے کہ زمانے کے بدلنے سے سفروں کی تعریف بھی بدلتی جاتی ہے۔ ایک سفر وہ تھا جو اس زمانے میں کیا جاتا تھا۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ ایک منزل بارہ میل سے لے کر بیس میل تک ہوتی تھی۔ تو اس خیال سے بعض علماء نے 12 سے 20 میل کے درمیان کا فاصلہ سفر کا فاصلہ قرار دیا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے اور اب تو خاص طور پر میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ ایک شہر

میں ہی ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک سو میل کے قریب بن جاتا ہے۔ میں جب اٹھہتر (78ء) میں امریکہ گیا تھا تو شکاگو میں ایسے گھر میں ٹھہرے ہم جہاں وہ ایک کنارے پر واقع تھا۔ دوپہر کو ہمارا کھانا کہیں تھا وہاں تک کا فاصلہ ستر (70) میل کے قریب تھا یا کچھ زائد اور پھر رات کا کھانا کہیں اور تھا وہاں بھی ستر اسی میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچے جو کم و بیش اتنا ہی ہے جیسے ربوہ سے شیخوپورہ چلے جائیں یا لاہور کے کنارے تک پہنچ جائیں اور وہ سفر نہیں تھا ہمارا دل بتاتا تھا۔ سب جانتے تھے ہم کہ یہ سفر نہیں ہے Trip ہے۔ شہر کے اندر اتنے بڑے بڑے فاصلے ہوتے ہیں لیکن اگر انسان سفر پر نکلے اور ارادہ سفر کا ہو تو اس سے کم بہت کم فاصلے بھی سفر بن سکتے ہیں۔ انسانی مزاج بتاتا ہے کہ اس کی نیت کا دخل ہوتا ہے کہ ہم سفر پر چل رہے ہیں کہ نہیں۔ اس لئے میلوں میں سفر ناپنا نہ درست ہے نہ کوئی قطعی سند ایسی ملے گی کہ اتنے میل پر سفر شروع ہوتا ہے۔ جب آپ گھر سے بے گھر ہوتے ہیں اور کچھ عرصے کے لئے یہ ارادہ کر کے نکلتے ہیں کہ ہم اب باہر رہیں گے تو سفر شروع ہو جاتا ہے۔ سفر شروع ہونے کے بعد پھر یہ بحث نہیں رہتی کہ تھوڑا سفر کیا ہے یا زیادہ کیا ہے اگر آپ سفر کی نیت سے نکلتے ہیں تو تھوڑا سا سفر کرنے پر بھی آپ کا سفر شروع ہے اور یہی حال واپسی کا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق روایت ملتی ہے کہ جب آپ سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو شہر میں داخل ہونے سے پہلے جو نماز پڑھتے تھے وہ قصر کرتے تھے۔ حالانکہ شہر ہو سکتا ہے کوس دو کوس کے فاصلے پر رہ گیا ہو۔ تو یہ سارے معاملات نیتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

آرام دہ سفر کی سہولتیں

اس ضمن میں ایک اور بحث جو اٹھائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اب ہمارے سفر خواہ کتنے بھی لمبے ہوں وہ آرام دہ ہو گئے ہیں اس لئے سفر کی جو سہولتیں قرآن کریم نے دی ہیں ان سے استفادہ جائز نہیں۔ یہ بات بھی غلط ہے اور انسانی فطرت کے خلاف ہے اور قرآن کریم کا جو مرتبہ ہے اس کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ سفر کی سہولت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہر زمانے میں سفر کس کس کیفیت سے گزریں گے اور آسان ہوں گے یا مشکل ہوں گے یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ پھر ہر سفر اس زمانے میں بھی تو ایک جیسا نہیں تھا۔ کچھ خواتین اونٹوں پہ ہودج میں بیٹھ کر سفر کرتی تھیں کچھ کو کہار اٹھا کر پھرا کرتے تھے۔ کچھ پیدل چلنے والے تھے کچھ سوار تھے۔ گرمیوں کے سفر تھے سردیوں کے سفر تھے۔ مختلف سفروں کی کیفیات اس زمانے میں بھی ادلتی بدلتی تھیں تو اس زمانے میں اگر سفر کی کیفیات بدلی ہیں تو یاد رکھنا چاہئے کہ انسانی مزاج بھی تو بہت بدل چکے ہیں۔ اس زمانے میں ایسی بھی شہادت ملتی ہے کہ ہمایوں نے ایک سو میل کی منزل گھڑ سواری کے ساتھ کی ہے۔ جب اس کی منہ بولی بہن کی طرف سے فریاد آئی تھی کوئی خطرہ لاحق ہوا تھا تو اس نے سو میل کی منزل ماری تھی پس وہ بھی لوگ تھے جو ایسے کڑے بدن کے تھے کہ سو سو میل کی منزلیں گھوڑے پر طے کرتے تھے۔ آج حال یہ ہے کہ دس بارہ میل گھوڑے پر جو کر لے تو جوڑ جوڑ دکھنے لگتا ہے۔ تو اس لئے مزاج بھی تو بدلے ہیں۔ اب دیکھ لیجئے سفر خواہ کتنے ہی آسان ہو گئے ہیں۔ جو شخص چھ گھنٹے میں جیٹ (Jet) میں بیٹھ کر لندن سے امریکہ پہنچتا ہے وہاں پہنچتے پہنچتے اس کا تھکاوٹ سے یہ حال ہو جاتا ہے کہ باقاعدہ اس کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ تم فوری طور پر اپنی کسی اہم میٹنگ میں نہ جاؤ اور ڈرائیونگ خود نہ کرو Jet Lag ہو گیا ہے۔ تو زمانہ بدلا ہے تو ساری کیفیات بدلی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ سفر ہے وہاں سفر کی صعوبتیں ضروری ہوتی ہیں۔ گھر کی اور بات ہے سفر کی اور بات ہے۔ وہ پنجابی میں کہتے ہیں۔

جیڑے عیش چوبارے نہ بلخ نہ بخارے

جب انسان گھر سے نکلتا ہے تو مسافر بن جاتا ہے اور بے آرامی شروع ہو جاتی ہے۔

(الفضل 20 اپریل 2002ء)

تبرکات

رمضان کی برکات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

(1)......... یاد رکھنا چاہئے کہ رمضان ایک بڑا ہی مبارک مہینہ ہے جو انسان کے دل میں ایک طرف محبت الٰہی کی تپش اور دوسری طرف مخلوق خدا کی ہمدردی اور شفقت پیدا کرنے کی خاص الخاص صلاحیت رکھتا ہے۔

(2)......... اس مبارک مہینہ میں تمام وہ صفات اور تاثیرات بصورت اتم ہیں جو ہمارے دین اور مذہب میں عبادت کی جان ہیں۔ یعنی نماز اور روزہ اور دعا اور ذکر الٰہی اور تلاوت کلام پاک اور صدقہ و خیرات۔ اور اس مہینہ کے آخر پر ایک مخصوص عشرہ انقطاع من الدنیا اور انقطاع الی اللہ کا مقرر کر کے اور پھر اس عشرہ میں ایک مخصوص رات کو دعاؤں اور ذکر الٰہی کے لئے کلیتہً وقف کر کے رمضان کی عبادتوں میں گویا ایک گونہ معراج کی سی کیفیت پیدا کی گئی ہے۔

(3)......... پس دوستوں کو چاہئے کہ رمضان کی ان ساری برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور حتی الوسع شرعی عذر (یعنی بیماری اور سفر) کے بغیر روزہ ہرگز ترک نہ کریں۔ اور شرعی عذر کی صورت میں اپنی حیثیت کے مطابق مسنون طریق پر فدیہ دیں۔

(4)......... اس مہینہ میں مقررہ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی خاص التزام کیا جائے اور جن دوستوں کو توفیق ملے وہ نماز ضحیٰ بھی پڑھنے کی کوشش کریں جو دن کے لمبے ناغہ پر ذکر الٰہی کا موقعہ پانے اور خوابیدہ روح کو بیدار کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے اور جس کا وقت نو ساڑھے نو بجے صبح کے قریب سمجھنا چاہئے۔ تراویح کی نماز جو عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے وہ تہجد کی نماز کا ہی ایک ادنیٰ قسم کا بدل ہے مگر کمزور اور بیمار لوگوں کے لئے یہ بھی غنیمت ہے اور جن دوستوں کو دونوں کی توفیق مل سکے وہ دونوں سے فائدہ اٹھائیں۔

(5)......... اس مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اور بہتر یہ کہ قرآن مجید کے دو دور مکمل کئے جائیں ورنہ کم از کم ایک تو ضرور ہو۔ اور ہر رحمت کی آیت پر خدائی رحمت طلب کی جائے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کیا جائے۔

(6)......... اس مہینہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہئے اور دعا کے وقت دل میں یہ کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ ہم گویا خدا کے سامنے بیٹھے ہیں یعنی خدا ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ دعاؤں میں احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح .... ایدہ اللہ کی صحت اور درازی عمر اور سلسلہ کے مربیان اور کارکنوں اور قادیان کے درویشوں اور ان کے مقاصد کی کامیابی کو مقدم کیا جائے۔ عمومی دعاؤں میں ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار بڑی عجیب و غریب دعا ہے اور نفس کی تطہیر کے لئے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین غیر معمولی تاثیر رکھتی ہے۔ اور استعانت باللہ کے لئے یا حی یا قیوم برحمتک نستغیث کامیاب ترین دعاؤں میں سے ہے۔ اور سورۃ فاتحہ تو دعاؤں کی سرتاج ہے۔

(7)......... برکات کے حصول کے لئے کثرت کے ساتھ درود پڑھنا اول درجہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ ایک رات میں نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ میرا دل و سینہ معطر ہو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کے میرے مکان کے اندر آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ نور اس درود کا ثمرہ ہے جو تو نے محمد ﷺ پر بھیجا ہے۔

(8)......... روزہ کے دوران میں خصوصیت سے ہر قسم کی لغو حرکت اور بے ہودہ کلام اور جھوٹ اور دھوکہ اور بددیانتی اور ظلم و ستم اور ایذا رسانی اور استہزا اور گالی گلوچ سے اس طرح اجتناب کیا جائے کہ گویا انسان ان باتوں کو جانتا ہی نہیں تا کہ رمضان کا یہ روحانی سبق دوسرے ایام کے لئے ایک شمع ہدایت بن جائے۔

(9)......... رمضان کی ایک خاص عبادت جو حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہے، صدقہ و خیرات ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں اس طرح صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے گویا کہ آپ کا ہاتھ ایک تیز آندھی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ اور رمضان کے آخر میں صدقۃ الفطر تو بہرحال ہر غریب و امیر خورد و کلاں اور مرد و زن پر فرض ہے۔

(10)......... رمضان کا آخری عشرہ اپنی برکات اور قبولیت دعا کے لئے خصوصی تاثیر رکھتا ہے۔ اس لئے اس عشرہ میں نوافل اور ذکر الٰہی اور دعا اور تلاوت قرآن مجید اور درود پر بہت زور دینا چاہئے۔ اور جن دوستوں کو توفیق ملے اور ان کے ضروری فرائض منصبی میں حرج نہ لازم آتا ہو تو وہ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھ کر بھی اس کی مخصوص روحانی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ کم از کم اس عشرہ کی راتوں اور خصوصاً طاق راتوں میں خصوصیت کے ساتھ نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں پر زور دیں تا کہ اگر خدا چاہے تو وہ مبارک رات میسر آ جائے جو عمر بھر کی راتوں سے زیادہ بابرکت شمار کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس رمضان کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے تا کہ جب رمضان گزر جائے تو خدا کے فرشتے ہمیں ایک بدلی ہوئی مخلوق پائیں اور ہمارے لئے دین و دنیا میں غیر معمولی ترقی کے راستے کھل جائیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 9 مارچ 1960ء)

بقیہ صفحہ 5

دردسر کے مریض

Migraine (شقیقہ) امتلائی دردسر Tension Headache کم مائیت Dehydration یا خون میں شکر کی کمی low Blood sugar ان وجوہات سے روزہ میں دردسر کی علامات میں مزید شدت پیدا ہوتی ہے لیکن آدھے سر کے درد میں خون کے آزاد شحمی ترشوں Free Fatty Acids کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ جس سے بیماری کی شدت یا قبل از وقت ظاہر ہوتی ہے چونکہ روزہ میں خون میں کافی مقدار میں Catechol Amines خارج ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریضان (دردسر) کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

(بحوالہ اسلام اور میڈیکل سائنس)

ماخوذ

طبی نقطۂ نظر سے روزہ کے مختلف پہلوؤں پر جدید تحقیق

روزہ ہضمی اور اعصابی نظام کو مکمل آرام دیتا ہے اور Body Metabolism کو اعتدال پر لاتا ہے

جسم کو غذا کی ضرورت ہے تا کہ وہ توانائی حاصل کر سکے جو اس کو کاربوہائیڈریٹس (نشاستہ یا شکر) کے جلنے سے حاصل ہوتی ہے جو ایک قسم کی شکر ہے زیادہ کاربوہائیڈریٹس جو استعمال میں نہیں آتیں وہ شحمیات (چربی) کی شکل میں عضلات میں جمع ہو جاتی ہے اور گلائیکوجن کی شکل میں آئندہ استعمال کے لئے جگر میں محفوظ کر دی جاتی ہے۔

"انسولین" یہ رطوبت ہے جو خون میں پائی جانے والی شکر کو کم کرتی ہے اور اس کو دوسری قسموں میں تبدیل کرتی ہے جیسے گلائیکوجن Glycogen وغیرہ۔ انسولین کو بااثر ہونے کے لئے اس کا کسی مخصوص حصہ سے Binding Site ملنا جڑنا ضروری ہے۔ جو کیم شحیم Obese افراد ہیں۔ ایسی پروٹین کی کمی Lack of Receptor پائی جاتی ہے۔ جو انسولین کو جوڑ کر اس کو کارآمد بنا سکے۔ اسی لئے ایسے لوگوں کو گلوکوز کی برداشت نہیں ہوتی یعنی شکر کی بیماری کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ جس کو Diabetesmellitus کہتے ہیں۔

جب کوئی روزہ رکھتا ہے تو غذا کی قلت کی وجہ سے اس کے خون میں شکر اور انسولین دونوں کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ جگر میں پائی جانے والی محفوظ شکر اس کو تبدیل کر کے گلوکوز بناتی ہے جو جسم کی توانائی کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے اور اسی طریقہ سے چربی کو بھی چربی زدہ بافتوں سے تحلیل کر کے جسم کی توانائی کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔

اسی انسانی طبعی وصف کی بنیاد پر نیم فاقہ زدگی والی غذائی تدابیر Semi Starvation اختیار کی جاتی تھیں تا کہ جسمانی وزن کو موثر طریقے سے اعتدال پر لایا جا سکے۔

ایسی غذائیں جس میں ایک معینہ مقدار میں لحمیات ہوں۔ جن کو منقسم کرتے ہوئے کافی مقدار میں پانی اور کثیر مقدار میں حیاتین کا استعمال ہو موثر انداز میں جسمانی وزن اور خون میں شکر کی مقدار کو کم کرتا ہے لیکن اس عمل سے چند ذیلی اثرات بھی جسم پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے ایسی غذا کا استعمال طبیب کے زیر نگرانی ہونا چاہئے۔

استحالہ بدن

مکمل روزہ بھوک کو کم کرتا ہے یا بھوک کو مٹا دیتا ہے اور تیزی سے وزن کو کم کرتا ہے۔ 1975ء میں الن کاٹ Allancot نے اپنی کتاب "روزہ ایک طرز زندگی" میں اس بات پر زور دیا ہے کہ روزہ ہضمی اور اعصابی نظام کو مکمل آرام دیتا ہے اور استحالہ بدن Body Metabolism کو اعتدال پر لاتا ہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ مکمل فاقہ زدگی سے چند منفی اثرات بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ جس میں Hypo Kalemia خون میں پوٹاشیم کی کمی اور Cardiac Arrhythmia (غیر منظم قلبی حرکات) یہ اور اس قسم کی کیفیات پیدا ہو سکتی ہیں اگر ایسی مکمل فاقہ زدگی جو کم توانائی پیدا کرتی ہے۔ Starvation Low Caloric Diets بغیر معالج کے مشورہ اور نگرانی میں کی جائے تو ضرور منفی اور مضر اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

روزہ پر تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر Soliman یونیورسٹی ہسپتال عمان و جارڈن نے رپورٹ دی ہے کہ ماہ رمضان کے دوران 1404ھ جون جولائی 1984ء میں چند صحت مند رضا کار، جس میں 42 مرد اور 26 خواتین جو 15 سے 24 اور 16 سے 28 سال کے بالترتیب تھے۔ ان کو زیر مطالعہ رکھا گیا۔ ان کا وزن لیا گیا اور ان کے خون کے کولسٹرول کا تخمینہ (لیول) پوٹاشیم سوڈیم پیشاب، گلوکوز (شکر انگوری) کولسٹرول کی مقدار اور HDL High Density Lipo Protien اور لیپو پروٹین کی کثافت، یا لیپو پروٹین کا گاڑھا پن (TG) (Trigl Ycrides Osmotality)(LDL) مائیت کی تحویل کی درجہ بندی رمضان کے ابتدا اور آخر میں کی گئی۔ جس سے مردوں اور عورتوں کے وزن میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔

دینی روزے اپنے مخصوص انداز اور نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہیں اور زیادہ نفع بخش ہیں۔ روزہ کی طبی افادیت اپنے بے مثال مندرجہ ذیل خصوصیات کی وجہ سے لاثانی اہمیت کی حامل ہے۔ بمقابلہ دیگر غذائی احتیاطوں کے رمضان کے روزوں میں نہ تو غذائی تغذیہ کی کمی ہوتی ہے اور نہ ناکافی کلوریز (حراروں) والی غذائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ افطار یا سحر میں کسی قسم کی پابندی نہ اقسام غذا اور اس کی مقدار پر لگائی گئی ہے۔

رمضان کے روزے صرف رضا کارانہ طور پر (حکیم مطلق کے حکم پر) رکھے جاتے ہیں یہ کسی معالج یا طبیب کے تجویز کردہ نہیں ہوتے۔ اس لئے زیادہ اثر انداز ہیں۔ دماغ کے زیریں حصہ میں Hypo-Thalamus ہائپوتھلامس نامی ایک مرکز ہے جس کو سائنسی زبان میں Lipostat کہتے ہیں۔ جو انسان کے Mass (جسامت) پر قابو رکھتا ہے۔ جب کسی شدید فاقہ کشی کے سبب جسم کا تیزی سے وزن گرنے لگتا ہے تو اس حالت کو یہ مرکز (لیپواسٹاٹ) عام طور پر برداشت نہیں کرتا۔ اس لئے از خود ایسا نظم ترتیب دیتا ہے۔ جس کو Re Programs کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے جسم کا وزن تیزی سے بڑھے اور عدم تغذیہ کی حالت باقی نہ رہے۔ اس لئے جسم کے وزن کو کم کرنے کا واحد طریقہ صرف آہستہ آہستہ تدریجی طور پر اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہوئے غذا کی نوعیت، کھانے کا انداز اور خود کو کمی کا عادی بنانے کی مشق سے ہوسکتا ہے۔

ماہ رمضان اپنے آپ پر قابو حاصل کرنے اور غذا کے معاملہ میں خود کو ایسی تربیت دلاتا ہے کہ جس سے انسانی مرکز شحم (چربی) Liptostat میں ایک امید افزا مستقل تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

دینی روزے میں انسان کوئی خاص منتخب غذا ہی نہیں لیتا۔ (جیسے پھل یا لحمیاتی اجزاء) علی الصبح ایک مختصر سا سحر اور بعد افطار کچھ شیرینی جیسے کھجور، پھل یا پھلوں کے رس لئے جاتے ہیں تا کہ خون کو شکر کی کمی سے بچایا جا سکے۔ اس کے بعد ایک باضابطہ عشائیہ لیا جاتا ہے۔

صوم رمضان درحقیقت ایک مشق ہے اپنے آپ پر قابو رکھنے کے لئے خصوصی طور پر لگاتار تمباکو نوشی کرنے والوں کے لئے یا ہر گھنٹہ لگاتار کافی چائے نوشی وغیرہ۔ ایسی عادتوں سے بچنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ جس سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ بعد کو بھی یہ عادتیں جاتیں رہیں گی۔

نفسیاتی طور پر بھی روزہ ایک اندرونی جذبہ سلامتی وسکون کو پیدا کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں روزہ داروں کے لئے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ اگر کوئی تم سے غیر اخلاقی سلوک کرے یا جھگڑا کرے تو کہہ دو کہ "میں روزہ دار ہوں"

اس طرح اس ماہ میں شخصی کدورتیں کم ہو جاتی ہیں اور جرائم کا فیصد اس ماہ مبارک میں گھٹ جاتا ہے۔

ذیابیطس کے مریض

شکر کے ایسے مریض جن کا مرض اور جسمانی وزن غذا کی تحدیدات ہی سے قابو میں آ چکا ہے اور جن کو ایسی بیماری سے شفا ہو چکی ہے یا مرض میں کافی افاقہ ہو چکا ہے۔ روزہ رکھنے کے قابل قرار دیئے جا سکتے ہیں مثلاً Oral Hypolycemic Agents یعنی شکر کے مریض جو شکر کم کرنے والی گولیاں استعمال کرتے ہیں اور غذا کی تحدیدات پر بھی عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ کافی محتاط ہو کر روزہ رکھنے کے بارے میں فیصلہ کریں۔ ایسے مریض اپنی دوا کی مقدار کو ایک 1/3 تہائی حد تک گھٹا دیں اور ایسی دواؤں کو سحری میں نہ لیں بلکہ بعد افطار شام کے وقت ہی دوا کا استعمال کریں اگر مریض صبح کے وقت شکر کی کمی کی علامات (کمزوری، بھوک، پسینے چھوٹنا، اختلاج، لرزہ، چکر، سر میں درد، اشیاء کا دو دو نظر آنا اور دماغی فتور وغیرہ) محسوس کرے تو اس کو فوری روزہ ترک کر دینا چاہئے اور شکر کا استعمال کریں ایسے شکر کے مریض جو انسولین کے انجکشن لیتے ہوں۔ ان کے لئے روزہ رکھنے کی ممانعت ہے ایسے مریض روزہ کے ان خطرات کو جانتے ہیں ہوئے اگر روزہ رکھتے ہوں تو ان کو ڈاکٹر کے زیر نگرانی اور اپنے انسولین کی مقدار میں مناسب تبدیلی لانے کے بعد کریں۔ مثال کے طور پر روزانہ باقاعدگی کے ساتھ لی جانے والی انسولین کو بند کر کے صرف NPH (ایک قسم کا انسولین جو دیر تک اثر رکھتا ہے) کی مقدار کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بعد افطار اور قبل از سحر لیا کریں۔ شکر کی بیماری والے مریض اگر روزہ رکھتے ہوں تو وہ بھی اپنی روزمرہ کی کم شکر والی غذا ہی استعمال کریں۔ افطار سحر اور رات کے کھانے پر۔ میٹھی چیزیں جو رمضان میں کثرت سے استعمال میں آتی ہیں۔ وہ ان کے لئے ٹھیک نہیں ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اپنی خون کی شکر روزہ سے پہلے اور روزہ کے بعد جانچ کرلیں تا کہ اسی مناسبت سے شکر کم کرنے والی ادویہ کا استعمال کیا جا سکے۔

ہائی بلڈ پریشر، دل کے مریض

ایسے مریض جنہیں معمولی قسم کا خونی دباؤ یا معتدل قسم کا پریشر ہو اور اس پر مریض کا وزن غیر متوازن انداز میں موٹاپے کی طرف مائل ہو ایسے مریضوں کو روزہ رکھنے کی تاکید کی جاسکتی ہے چونکہ روزے رکھنے ہی سے ان کا بلڈ پریشر کم کرنے میں مدد ملتی ہے انہیں اپنے طبیب سے اسی حالت میں مشورہ کرنا چاہئے تا کہ ان کی ادویہ میں مناسب تبدیلیاں لائی جاسکیں۔ مثال کے طور پر جسم سے پانی نکالنے والی (مدر) دوائیں گھٹا دی جائیں۔ Dehydration پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور دیر تک اثر کرنے والی Longacting Agents دوائیں جیسے Inderal یا Tenormin روزانہ ایک گولی سحر سے پہلے بھی دی جاسکتی ہے اور شدید قسم کے بلڈ پریشر والے مریضوں یا امراض قلب میں مبتلا مریضوں کو روزہ بالکل ہی نہ رکھنا چاہئے۔

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35338 میں طاہر احمد منظور ولد منظور احمد منور قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد منظور ولد منظور احمد منور ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد شہزاد وصیت نمبر 32671 گواہ شد نمبر 2 آصف توحید روف وصیت نمبر 30858

مسل نمبر 35339 میں طاہرہ صدیقہ بنت طارق ندیم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 گرام 200 ملی گرام مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ صدیقہ بنت طارق ندیم دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طارق ندیم والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک منصور احمد عمر وصیت نمبر 16551

مسل نمبر 35340 میں خالد افتخار ولد محمد افتخار قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد افتخار ولد محمد افتخار ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد افتخار احمد چوہدری ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود بٹ ولد عبدالباسط بٹ ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 35341 میں فوزیہ مسرت بنت رشید احمد قوم اٹھوال پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ رہائشی پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فوزیہ مسرت بنت رشید احمد دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نعیم احمد باجوہ ولد چوہدری بشیر احمد باجوہ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425

مسل نمبر 35342 میں صائمہ حنا زوجہ چوہدری نعیم احمد باجوہ مربی سلسلہ قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/48000 روپے۔ رہائشی پلاٹ برقبہ 5 مرلے واقع دارالعلوم شرقی مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ حنا زوجہ چوہدری نعیم احمد باجوہ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نعیم احمد باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عبدالرشید وصیت نمبر 13547

مسل نمبر 35343 میں محمد فاروق سعید ولد محمد صادق سدھو قوم راٹھ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد فاروق سعید ولد محمد صادق سدھو دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ہارون سعید ولد محمد صادق سدھو گواہ شد نمبر 2 فرید احمد طاہر ولد چوہدری رشید احمد سرور دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 35344 میں ارشد محمود تبسم ولد نثار احمد گلزار قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشد محمود تبسم ولد نثار احمد

> ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے اور دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔ (حضرت مصلح موعود)

گلزار دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمن عامر وصیت نمبر 32548 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد کھوکھر وصیت نمبر 15979

مسل نمبر 35345 میں سبین گل بنت مجید احمد پرویز قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-5-2003 میں وصیت کرتی رہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی سوا چار تولے 5 ماشے مالیتی -/38000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سبین گل بنت مجید احمد پرویز دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد خان وصیت نمبر 30220 گواہ شد نمبر 2 مجید احمد پرویز والد موصیہ

مسل نمبر 35346 میں شائستہ مظفر زوجہ میاں مظفر الحق ظفر قوم چغتہ مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/65000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شائستہ مظفر زوجہ میاں مظفر الحق ظفر دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 میاں مظفر الحق ظفر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ایم بشیر الحق وصیت نمبر 16258

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب سابق مربی انڈونیشیا واستاد جامعہ احمدیہ حال مقیم لاہور گزشتہ چند ماہ سے صاحب فراش ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

☆ مکرم محمود احمد صاحب مربی ضلع راجن پور کے والد محمد امیر صاحب زعیم انصار اللہ مجلس چاہ کندہ 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شوگر اور پھیپھڑوں کے انفیکشن کی وجہ سے بیمار اور بہت کمزوری ہے۔

شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک محمد انور ندیم صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مورخہ 2 نومبر 2003ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "فراز احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم ملک محمد اسحاق صاحب ساقی سابق کارکن فضل عمر ہسپتال کا پوتا اور مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم دارالصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ولادت

☆ مکرم بشیر احمد زاہد صاحب دارالعلوم غربی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم حامد ندیم احمد صاحب زاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ کو مورخہ 18/اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاران احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد شفیع چوہدری آف اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح خادم دین اور دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

☆ مورخہ 17 نومبر 2003ء بروز سوموار کو فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین لگائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے سال نومبر 2002ء کو لگائی جانے والی ویکسین کی (Booster Dose) بوسٹر ڈوز بھی لگائی جا رہی ہے۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

سانحہ ارتحال

❀ مکرم نصیر احمد راجپوت صاحب (راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور) کی اہلیہ مکرمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ 13/اکتوبر 2003ء بروز سوموار مسی ساگا کینیڈا میں بعمر 66 سال وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اس لئے آپ کا جسد خاکی کینیڈا سے 19/اکتوبر 2003ء بروز اتوار ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد نماز مغرب آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بیت مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد راجپوت صاحب نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 7 پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی محبوب عالم صاحب آف نیلا گنبد لاہور کی پوتی اور قاضی مسعود احمد صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ضرورت انسپکٹر تعلیمی ادارہ جات

✪ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو پاکستان بھر میں واقع اپنے تعلیمی اداروں کے لئے ایک ایسے انسپکٹر کی ضرورت ہے جو کہ خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کی خواہش رکھتا ہو اور اس ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ مندرجہ ذیل قابلیت کے حامل احمدی احباب درخواست دینے کے اہل ہیں۔ بنام ناظر تعلیم سادہ کاغذ پر اپنی درخواستیں مکمل دستاویزات اور مکرم امیر/صدر صاحب جماعت/ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 24 نومبر 2003ء تک جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ انٹرویو مورخہ یکم دسمبر 2003ء بروز پیر بوقت 8:30 بجے صبح نظارت تعلیم میں ہونگے۔ جس کی الگ سے کوئی اطلاع نہ کی جائے گی۔

اہلیت:۔

☆ عمر کم از کم 40 سال

☆ تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوایٹ (B.Ed ترجیحاً)

☆ کمپیوٹر آپریٹ کرنا جانتے ہوں۔

☆ محکمہ تعلیم کے قواعد سے واقفیت رکھتے ہوں (محکمہ تعلیم سے ریٹائرڈ ترجیحاً)

☆ صحت اچھی ہو۔

(نظارت تعلیم)

✪ احمدی ہر ملک میں یتیموں اور بیوگان کی پرورش کرنے والے بن جائیں۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	12۔نومبر	زوال آفتاب	11-52
بدھ	12۔نومبر	افطار	5-14
جمعرات	13۔نومبر	انتہائے سحر	5-10
جمعرات	13۔نومبر	طلوع آفتاب	6-32

اپوزیشن کس ایشو پر تحریک چلائے گی۔ وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ اپوزیشن والے تحریک چلانے چاہتے ہیں تو بسم اللہ، انہیں کس نے روکا ہے لیکن وہ کس ایشو پر تحریک چلائیں گے۔

پاکستان بھارتی دھمکیوں سے مرعوب نہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا ہے کہ پاکستان بھارتی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔ غیر روایتی ہتھیاروں کی طرح بھارت کی طرف سے پیدا کردہ روایتی ہتھیاروں کا عدم توازن دور کرے گا۔ جدید ترین دفاعی ساز وسامان خریدنے کے لئے تمام ضروری وسائل استعمال کئے جائیں گے۔

امن وصلح کا پیغام لایا ہوں۔ اطلاعات ونشریات کے وزیر شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ امن کا سلسلہ جاری رکھے گا اور اسلحے کی دوڑ میں شریک نہیں ہوگا۔ وہ سارک وزرائے اطلاعات کی کانفرنس میں شرکت کے لئے نئی دہلی پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا امن و صلح کا پیغام لایا ہوں، کشمیر کو سائیڈ لائن کر کے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

غیر ملکی دوروں پر قومی خزانے سے کروڑوں روپے خرچ۔ ارکان پارلیمنٹ نے غیر ملکی دوروں پر قومی خزانے سے کروڑوں روپے خرچ کر دیئے ہیں گزشتہ تین ہفتوں کے دوران 50 سے زائد ارکان پارلیمنٹ امریکہ دوروں پر محض تفریح کے لئے گئے ہیں۔ ان ارکان کو سوڈالر ڈیلی الاؤنس اور 200 ڈالر فی نائٹ دیا گیا اس کے علاوہ دیگر مراعات بھی ملیں۔

بھارت کشمیر میں دہشت گردی بند کرے۔ پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں تشدد اور ریاستی دہشت گردی بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کو اب جنوبی ایشیا میں قیام امن کے بارے میں فیصلہ کر لینا چاہئے۔

جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ کسانوں کو سستی بجلی کی فراہمی کے لئے جرمنی کے تعاون سے پنجاب کی نہروں پر پاور پراجیکٹس تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں اپوزیشن ذمہ دارانہ کردار ادا کرے۔

ملک غربت تلے پس رہا ہے۔ کاغذوں پر زبردست اقتصادی ترقی کے باوجود پاکستان غربت تلے پستے جا رہے ہیں۔ اے ایف پی کے مطابق غیر جانبدار ماہرین کے مطابق ملکی بدحالی اور غربت کی ذمہ دار مشرف حکومت ہے۔ حکومت نے اس سلسلہ میں ایک سروے کرایا ہے لیکن اسے سامنے نہ لا سکی۔

سعودی عرب میں مزید دہشت گردی کا خطرہ۔ سعودی سکیورٹی حکام نے خبردار کیا ہے کہ ملک میں کسی بھی وقت ایک اور دہشت گردانہ حملہ ہو سکتا ہے۔ سعودی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے ہر سعودی شہری معاونت کرے۔ بم دھماکوں کے ذمہ دار اور منصوبہ سازوں کو پکڑنا اس سرزمین کے ہر فرزند کا فرض ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ کوفی عنان کو سعودی عرب میں ہونے والے خودکش حملے نے خوفزدہ کر دیا انہوں نے دہشت گردی کا شکار ہونے والے افراد سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے شدید ترین الفاظ میں حملے کی مذمت کی۔

القاعدہ ذمہ دار ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے شہزادہ عبداللہ سے ملاقات کی اور کہا کہ سعودی دارالحکومت میں خودکش حملوں کے ذمہ دار القاعدہ کے ارکان ہیں۔ امریکی صدر بش نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ واشنگٹن دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سعودی عرب کے ساتھ ہے۔

دہشت گردوں کی مدد۔ امریکی صدارت کے امیدوار ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن سینیٹر رچرڈ گیپ ہارٹ نے الزام لگایا ہے کہ سعودی شاہی خاندان دہشت گردوں کی مدد کر رہا ہے۔ بش کارروائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ عربوں کے تیل پر انحصار کی وجہ سے صدر بش سعودی عرب کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے۔

بھارتی ریاست گجرات میں فسادات۔ بھارتی ریاست گجرات میں ہندو مسلم فسادات دو افراد ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے۔ مشتعل افراد نے ایک ہندو موٹر سائیکل سوار شخص کو زندہ جلا دیا جبکہ چھرا گھونپنے کے واقعات اور پتھراؤ کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ ہندوؤں نے ایک مسلمان کو کلہاڑیوں کے وار کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ علاقے میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

اسلحہ معائنہ کار عراق بھیجنے کی تجویز مسترد۔ امریکہ نے اسلحہ معائنہ کاروں کو عراق بھیجنے کی روسی تجویز مسترد کر دی ہے۔

Jasmine Guest Houses Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
JasmineLODGE2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

بش اپنا اقتدار مضبوط کر رہے ہیں۔ امریکہ کے سابق نائب صدر الگور نے کہا ہے کہ صدر بش 11 ستمبر کے حملوں کے بعد ملک کو محفوظ بنانے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں اور وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو جواز بنا کر اپنے اقتدار کو مضبوط کر رہے ہیں۔

زابل کے 4 اضلاع پر طالبان کا قبضہ۔

افغانستان کے صوبہ زابل میں طالبان نے 4 اضلاع پر قبضہ کر لیا جس کا اعتراف زابل کے ڈپٹی گورنر مولوی محمد عمر نے ایک انٹرویو میں کیا۔ صوبے کے عوام کی اکثریت طالبان کی حامی ہے۔ افغانستان کے مختلف علاقوں میں اتحادی افواج پر حملے کئے گئے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سیالکوٹ ضلع و شہر کیلئے بھجوا یا ہے۔
☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ ☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔
☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔ امراء، صدران عہدیداران مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

نشست شامل ہیں ان کی شرح بھی بڑھ گئی ہے۔
☆ ایمرجنسی میں 24 گھنٹے مریض دیکھے جاتے ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ لیبر وارڈ میں زچگی کی شرح میں اضافہ ہوا ہے اور یہاں زچگی کی شرح لاہور کے ایک چوٹی کے پرائیویٹ ہسپتال سے کئی گنا زیادہ ہے۔
☆ چھ ماہ میں ہیپاٹائٹس کے تقریباً 100 مریضوں کا علاج ہوا اور اب ہیپاٹائٹس کی وجہ سے کوئی مریض ریفر نہیں ہوتا۔
☆ ان ڈور مریضوں کی تعداد میں بھی واضح اضافہ ہوا ہے اور حیرانی یہ ہے کہ پرائیویٹ کمروں کی طلب ابھی سے اتنی زیادہ ہے کہ مستقبل قریب میں ہی شاید کچھ مزید انتظام کرنا پڑے گا۔
☆ بورڈ روم کی افادیت اس سے ظاہر ہے کہ یہاں پر شعبے کی میٹنگز اور تدریسی سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔
☆ میجر اور مائنر سرجری میں بھی خدا کے فضل سے اضافہ ہوا ہے۔
☆ قبل از وقت پیدائش (Pre Term Labour) کے کیسز کو پہلے باہر بھجوانا پڑتا تھا لیکن اب اللہ کے فضل سے ان کو یہیں پر ڈیل کیا جاتا ہے۔
☆ Referals کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اگر اب کوئی مریض بھیجنا پڑے تو زیادہ تر اس وجہ سے بھیجنا پڑتا ہے کہ پہلے سے ہی اتنے مریض ہوتے ہیں کہ کسی نئے پیچیدہ مریض کو رکھنا اس کی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے نیز پہلے سے داخل شدہ مریضوں کا بھی حرج ہوتا ہے۔ اس عمارت میں موجود سہولیات کا اگر اخراجات سے موازنہ کیا جائے تو یہ شرح اتنی مناسب ہے کہ باہر کے شہروں سے بھی مریض یہاں آکر اپنا علاج کروانا پسند کرتے ہیں۔

یہ امر قابل غور ہے کہ نئی عمارت بننے کے ساتھ نئے نرخ نہیں مقرر کئے گئے بلکہ فضل عمر ہسپتال کے سابقہ نرخ ہی لاگو ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ کی آمدنی میں 35% اضافہ ہوا ہے۔ آمدنی میں اضافہ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی وجہ سے غریب اور مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ آپ بھی دعاؤں کے ساتھ اس مشن کی کامیابی میں حصہ لیں۔ اور اپنی دعاؤں سے یہاں پر کام کرنے والوں کی مدد کریں۔ کہ وہ خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہشات کی تکمیل اور خلیفۃ المسیح الخامس کی عہد بیعت نبھانے کی یاددہانی کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے ہوں اور خلق اللہ کی ہمدردی میں پہلے سے بڑھ کر کوشاں ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، نکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

instant Gas Water heater

6 فٹ سالڈ ڈش پر اور ڈیجیٹل سیٹلائیٹ پر MTA کی کرسٹل کلیر نشریات
عثمان الیکٹرونکس

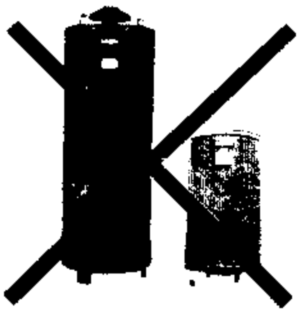

گیا زمانہ گیزر کا
Insta Gas.... اب آیا

● 24 گھنٹے غیر محدود گرم پانی کی سپلائی
● Environment Friendly
● چھوٹا سا دیوار پر لٹکانے والا UNIT
● باتھ روم کے اندر لٹکائیں یا باہر
● نیچرل گیس / سلنڈر گیس ماڈلز۔
● 120 فی سکوائر انچ گیس پر پریشر کے لئے موزوں۔
● زنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔
● امپورٹڈ پارٹس سے بنا ہوا۔
● ایک سال کی مکمل گارنٹی۔
● ٹینکی پھٹنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

شادی پیکج

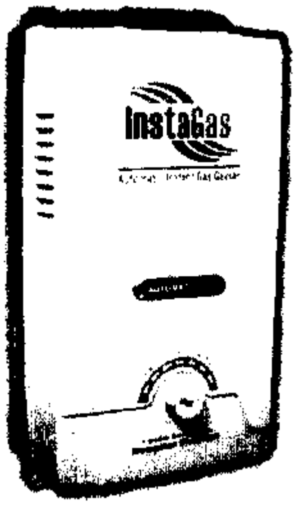

فریج، ٹی وی، مائیکرو ویو اوون، فوڈ فیکٹری، استری، پیڈسٹل، ٹوسٹر وی سی ڈی، ویکیوم کلینر، واشنگ ڈبل، کوکنگ رینج بھی حاصل کریں۔
نوٹ پچاس ہزار روپے میں 11 آئیٹم

Can replace any existing Geyser without problem

جب نل کھلے تب گیس چلے۔ نتیجہ گیس بل آدھے سے کم
(رابطہ انعام اللہ)

لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل پٹیالہ گراؤنڈ لاہور۔ فون نمبر 7231680-7231681-7223204-7353105